



بھولے سے کاش وہ ادھر آئیں تو شام ہو <sup>تمہید :- یہ</sup> غزل مالک رام صاحب  
 کیا لطف ہو جو ابلقِ دوراں بھی رام ہو ایم اے نے رسالہ  
 "ہمایوں" لاہور بابت  
 تاگردش فلک سے یونہی صبح و شام ہو <sup>اپریل ۱۹۳۹ء سے حاصل</sup>  
 ساقی کی چشمِ مست ہو اور دورِ جام ہو کی۔ مجھے غالب سے  
 بے تاب ہوں بلا سے، کن انکھیوں سے دیکھیں حقیقت معلوم نہیں۔  
 اے خوش نصیب! کاش قضا کا پیام ہو صرف اس لیے مجھے  
 کیا شرم ہے؟ حریم ہے، محرم ہے راز دار <sup>میں شامل کر رہا ہوں</sup>  
 کہ اہل ذوق کا ایک حلقہ  
 میں سر بہ کف ہوں، تیغ ادا بے نیام ہو <sup>اے غالب کی غزل</sup>  
 قرار دے رہا ہے۔  
 میں چھڑنے کو کاش اسے گھوڑوں کہیں <sup>لغات :-</sup>  
 پھر شوخ دیدہ بر سرِ صد انتقام ہو <sup>ابلق :- گھوڑا،</sup>  
 وہ دن کہاں کہ حرفِ تمنا ہو لب شناس <sup>خصوصاً وہ گھوڑا، جو</sup>  
 سیاہ و سفید ہو۔  
 ناکام بد نصیب کبھی شاد کام ہو <sup>دوراں :- زمانہ،</sup>  
 اے ابلق سے تشبیہ  
 گھس پل کے چشمِ شوق قدم بوس ہی سہی <sup>اس لیے دی کہ دن</sup>  
 وہ بزمِ غیر ہی میں ہوں، پر ازدحام ہو <sup>اور رات سیاہ و سفید</sup>  
 ہوتے ہیں اور ابلق